نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

رخصتی

بتقریبِ صاحبزادہ عزیزہ زینب بی بی بنتِ عالیجناب عابد علی خاں صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست حیدرآباد

پیش کردہ و نتیجہ فکر: **بیکل** اتساہی بلرامپوری

بتاریخ: یکم دسمبر ۱۹۷۲ء م ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ نمائش کلب حیدرآباد

۱

عرشیہ! اے مری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مسکرانا ہے تجھے!

خالقِ کُل کی مشیّت نے سنوارا تجھ کو
رحمتِ شاہِ مدینہؐ نے نکھارا تجھ کو
میں نے مانا کہ جُدا پھُول ہوا گلشن سے
خاطرِ سُنّتِ زہراؓ ہے گوارا تجھ کو
تُو جدھر جائے اُدھر چمکے مقدّر کی ڈگر
عرشیہ! اے مری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مسکرانا ہے تجھے!

تیری آنکھوں کے یہ آنسو ہیں رُلانے والے
لعل و گوہر ہیں سحر بزم لُٹانے والے
ماں کے دامن کی ہواؤں کی قسم ہے تجھ کو
کہہ اُٹھیں جانِ مسیحا تجھ کو زمانے والے

تیرا ہر رُوپ ہو سچائی کا فردوس ہو گھر
عرشیہ اے مری بیٹی مری تسکینِ جگر
آج جانا ہے تجھے مسکرانا ہے تجھے

اپنے میکے کی ہر اِک چیز تجھے پیاری ہے
اپنی سکھیوں کی ہر اِک بانہہ بڑی نیاری ہے
اپنے آنگن کے کھلونوں سے بہلنے والی
آج دہلیز کی گڑیوں کی بچھڑن بھاری ہے

تُو اگر مٹّی کو چُھو لے وہی بن جائے گُہر
عرشیہ! اے مری بیٹی مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مسکرانا ہے تجھے

لاج عابد کے گھرانے کی ترے ساتھ چلے
تیری سُسرال کے ہر گھر میں تری بات چلے
ہر چلن تیرا ہو آدرش زمانے کے لئے
راستے میں ترے بشواس کی بارات چلے

پائے شوہر پہ ہمیشہ رہے خم تیرا سر
عرشیہ! اے مری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مُسکرانا ہے تجھے!

تیری ہر بات میں اسلام کی زیبائی ہو
مُلک و مِلّت کے لئے ہی تری رعنائی ہو
چاندنی عظمتِ اخلاص کی برسے دِن رات
چاند تاروں سے منوّر تری انگنائی ہو

تیری آشاؤں کا آباد رہے رُوپ نگر
عرشیہ! اے مِری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مُسکرانا ہے تجھے

تیری رگ رگ ہو عبادت کسی زاھد کی طرح
عزم شاہد ہو ترا ذوقِ مجاھد کی طرح
سیرتِ رابعہ بصری ہو ترا حُسنِ طریق
ہو، سکوں سایہ فگن شفقتِ عابد کی طرح

حشر تک تجھ پہ ہوں الطافِ شہِ بحر و بر
عرشیہ! اے مِری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مسکرانا ہے تجھے!

فصلِ گل آئے ترا روپ سجانے کے لئے
کہکشاں اترے تری مانگ بنانے کے لئے
تیرے کردار میں انسان سے ہمدردی ہو
خوش نصیبی ہو ترا ناز اٹھانے کے لئے

پڑنے پائے نہ کبھی تجھ پہ کسی دکھ کی نظر!
عرشیہ! اے مری بیٹی، مری تسکینِ جگر!
آج جانا ہے تجھے، مسکرانا ہے تجھے

اپنے بابل کا نگر چھوڑ کے جانے والی
آج مت رونا، ہر اِک غم میں ہنسانے والی
دل کی دھڑکن کے سوا کچھ بھی تجھے دے نہ سکا
جا مِری لختِ جگر رُوٹھ کے جانے والی

غم میں بیکل ہوں، نچھاور ہے دُعاؤں کا اثر
عرشیہ! اے مری بیٹی، مری تسکینِ جگر!

خوشنویسی و تزئین کاری: سلام خوشنویس